حضرت ابو بکر صدیق کی سخاوت

تحریر = محمد رمضان جانباز السلفی

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ کے بڑے مالدار اور امیر آدمی تھے اسلام لانے کے بعد انہوں نے اللہ کی راہ میں اتنا خرچ کیا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ مکہ میں اسلام کے ابتدائی دور میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے مال نے اسلام کو بڑی تقویت اور بے پناہ فائدہ پہنچایا اور اسی لئے نبی علیہ السلام نے ان کے بارہ میں فرمایا تھا کہ **وما نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر** مجھ کو کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا کہ ابو بکر کے مال نے نفع دیا (ترمذی بحوالہ مشکوۃ مترجم جلد ۳ ص ۲۲۶)

جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا تھا ان کے بارہ میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں **لا يستوي منكم من انفق من قبل الفتح وقتل اولئك اعظم درجة من الذين انفقوا من بعد وقتلوا وكلا وعد الله الحسنى والله بما تعملون خبير** تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے قبل اللہ کے راستہ میں خرچ کیا اور جہاد کیا۔ وہ بہت بڑے درجے والے ہیں ان لوگوں سے جنہوں نے فتح کے بعد خرچ کیا۔ اور جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے ساتھ نیک وعدہ کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خبردار ہے اس چیز سے جو تم عمل کرتے ہو (حدید ۱۰)

اس آیت کے بڑے حصے دار ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس لئے کہ اس پر عمل کرنے والے تمام نبیوں کی امت کے سردار آپ ہیں (آپ نے یعنی صدیق نے) ابتدائی تنگی کے وقت اپنا کل مال راہ للہ دے دیا تھا جس کا بدلہ بجز اللہ کے کسی اور سے مطلوب نہ تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں دربار رسالت ماب میں تھا اور حضرت صدیق اکبرؓ بھی تھے صرف ایک عبا انکے جسم پر تھی گریبان کانٹے سے اٹکائے ہوئے تھے۔ حضرت جرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور پوچھا کیا بات ہے جو حضرت ابو بکر نے فقط ایک عبا پہن رکھی ہے اور کانٹا لگا رکھا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے اپنا کل مال میرے کاموں میں فتح سے پہلے ہی راہ للہ خرچ کر ڈالا ہے۔ اب ان کے پاس کچھ نہیں۔ حضرت جرائیل علیہ السلام نے فرمایا ان سے کہو کہ (اللہ انہیں سلام کہتا ہے) اور فرماتا ہے کہ کیا اس فقیری میں تم مجھ سے خوش ہو یا ناخوش ہو؟ آپؐ نے حضرت صدیقؓ کو یہ سب کہہ کر سوال کیا۔ جواب ملا کہ میں اپنے رب عز و جل سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں میں اس حال میں بہت خوش ہوں (تفسیر ابن کثیر مترجم جلد ۵ ص ۲۷۴)

نبی علیہ السلام نے ایک بار دعا کی **اللهم احيني مسكينا وامتني مسكينا**

ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس چالیس ہزار درہم تھا جو انہوں نے سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کے

راستہ میں رات دن پوشیدہ اور ظاہر صدقہ کر دیا اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ ان کی شان میں قرآن میں یہ آیت نازل فرما دی۔

الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرا و علانیتہ فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال کو رات دن پوشیدہ اور ظاہر ان کے لئے بدلہ ہے ان کے رب کے پاس نہ ان کو خوف ہے اور نہ غم ناک ہوں گے (بقرہ ۲۷۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا صدقہ کرنے کا۔ آپؐ کا یہ حکم کرنا میرے بڑا موافق آیا میرے کثیر مال کی وجہ سے۔ میں نے کہا میں آج صدیقؓ پر سبقت لے جاؤں گا۔ عمر نے کہا میں اپنا آدھا مال لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر اپنے اہل و عیال کے لئے تو نے اپنے گھر کتنا مال چھوڑا میں نے کہا اپنے گھر کے لئے آدھا چھوڑ آیا ہوں اور آدھا لے آیا ہوں اور ابو بکر جو ان کے پاس تھا لے آئے آنحضرت نے فرمایا اے ابو بکرؓ کیا چھوڑا تو نے اپنے اہل و عیال کے لئے۔ ابو بکر نے کہا اللہ اور اس کا رسول چھوڑا ہے۔ عمرؓ کہنے لگے میں کبھی ابو بکرؓ پر سبقت نہیں لے جا سکتا (ترمذی، ابو داؤد، مشکوۃ ج ۳ ص ۲۲۷)

یہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی تھے جنہوں نے حضرت بلالؓ اور کئی دوسرے صحابہ اور صحابیات کو خرید کر آزاد کروایا تھا۔ افسوس ہے آج ان لوگوں پر جو نبی علیہ السلام کے پاک باز صحابہ کے ایمان کے بارہ میں شک کرتے ہیں اور ان پاک باز ہستیوں پر زبان طعن دراز کر کے نہ صرف یہ کہ اپنی زبان کو گندہ کرتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو جہنم کی آگ کا ایندھن بناتے ہیں۔ جبکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میرے صحابہ کو گالی مت دو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ میرے صحابہؓ کے ایک مد کے ثواب کو نہ پہنچے گا اور نہ اس کے آدھے کے برابر (مشکوۃ مترجم ج ۳ ص ۲۲۱۔ تفسیر ابن کثیر مترجم ج ۵ ص ۲۷۳)

ایک بار نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا **ان امن الناس علی فی مالہ وصحبتہ ابو بکر** سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابو بکر کا احسان ہے مال کا بھی اور صحبت کا بھی اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا سوائے اللہ کے تو ابو بکر کو خلیل بناتا۔ اب خلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی برادری ہے **لا تبقین فی المسجد خوختہ الا خوختہ ابی بکر** مسجد میں کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دی جائیں) ابو بکر کی کھڑکی کے سوا (مسلم مترجم جلد ۶ ص ۸۲)

شیعہ کا طبقہ جہلاء کہتا ہے کہ وفات کے وقت نبی علیہ السلام نے مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے سوائے سیدنا علیؓ کے بند کر دیئے۔ ایسا کہنے والے احمقوں کو اتنا بھی علم نہیں کہ نکاح کے بعد سیدنا علی کی رہائش کے لئے وسط شہر میں ایک انصاری نے اپنا مکان پیش کیا تھا اور آپ وہاں چلے

گئے۔ اور شیعہ کی کتاب سیرۃ الحلبیہ میں لکھا ہے کہ دروازے بند کرنے کے وقت لوگوں نے کہا ہمارے دروازے بند کر دئے گئے ہیں اور صدیق اکبرؓ کا دروازہ کھلا رکھا گیا ہے۔ یہ بات سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا جو کچھ تم نے ابو بکر کے لئے کہا ہے وہ مجھے پہنچ گیا ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں ابو بکر کے دروازے پر نور کو اور تمہارے دروازے پر اندھیرے کو (سیرۃ الحلبیہ) (ماخوذ از مقام صحابہ از فیض عالم صدیقی شہیدؒ)

نبی علیہ السلام کو سب سے زیادہ محبت کس سے؟ کسی پوچھنے والے نے نبی علیہ السلام سے پوچھا اے اللہ کے نبی **ای الناس احب الیک** سب لوگوں میں آپؐ کو کس سے زیادہ محبت ہے فرمایا **عائشۃ** عائشہ صدیقہ سے۔ **من الرجال** مردوں میں؟ فرمایا **ابوھا** صدیقہ کے باپ صدیق سے (مسلم مترجم جلد ۶ ص ۸۳)

حوض کوثر کا ساتھی:۔ نبی علیہ السلام نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ تو میرا غار میں بھی ساتھ ہے اور حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہو گا (ترمذی بحوالہ مشکوۃ مترجم ج ۳ ص ۲۲۷)

صدیق کی نیکیاں:۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی نیکیاں بے شمار ہیں ان کا اندازہ لگانا تو درکنار بلکہ ناممکن ہے۔ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیٹی ہوئی تھی۔ چاند ستارے چمک رہے تھے میں نے آپؐ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ھل یکون لاحد من الحسنات عدد نجوم السماء** آسمانوں کے ستاروں جتنی بھی کسی کی نیکیاں ہیں تو آپؐ نے فرمایا ہاں عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہیں۔ اماں عائشہ ذرا گھبرائیں کہنے لگیں **این حسنات ابی بکر** میرے ابا جان کی نیکیوں کا کیا حال ہے تو آپؐ نے فرمایا **انما جمیع حسنات عمر کحسنۃ واحدۃ من حسنات ابی بکر** عمرؓ کی ساری زندگی کی نیکیاں ابو بکر کی ایک دن کی نیکی کے برابر ہیں (مشکوۃ مترجم جلد ۳ ص ۲۳۷)

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ابو بکرؓ کا ذکر ہوا تو آپ رونے لگے اور فرمانے لگے **وددت عملی کلہ مثل عملہ یوما واحدا من ایامہ ولیلتہ واحدۃ من لیالیہ** کہ کاش میری پوری زندگی کے عمل حضرت ابو بکرؓ کی ایک رات اور ایک دن کے برابر ہو جائیں۔ فرمانے لگے رات تو وہ ہے جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار ثور میں گزاری (آگے حضرت عمرؓ نے صدیق کا غار کو صاف کرنا چادر پھاڑ کر سوراخوں کو بند کرنا وغیرہ کا ذکر کیا اس واقعہ کو ہم سفر ہجرت میں تفصیل کے ساتھ ذکر کر آئے ہیں) اور دن کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دن وہ ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تو عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے انہوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ زکوۃ کے اونٹ کی ایک رسی

بھی روکیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا اے خلیفہ رسول لوگوں سے الفت کرو اور نرمی سے کام لو تو ابو بکر کہنے لگے **جبار فی الجاهلية جبان فی السلام** اے عمر زمانہ جاہلیت میں تو تم بڑے سخت تھے کیا اسلام میں داخل ہو کر بزدل ہو گئے ہو۔ مطلب یہ تھا کہ پست ہمت ہو گئے ہو۔ شان یہ ہے وحی منقطع ہو گئی' دین مکمل ہو گیا' کیا ناقص ہو دین میری زندگی میں (مشکوۃ مترجم جلد ۳ ص ۲۲۹)

● برصغیر پاک و ہند میں شرک و بدعت کو فروغ کس نے دیا ؟
● بریلویت کا بانی کون تھا ؟
● انگریز کے ایماء پر تحریک پاکستان اور جہاد کی مخالفت کس نے کی ؟
● بریلوی عقائد کی اصل حقیقت کیا ہے ؟
● اسلامی معاشرے میں بدعات اور ہندو رسوم کو فروغ کس نے دیا
● امام ابن تیمیہ، ابن حزم، امام شوکانی، محمد بن عبدالوہاب، سید نذیر حسین محدث دہلوی، قائد اعظم، علامہ اقبال، مولانا ابوالکلام اور دوسرے اکابرین ملت اسلامیہ کو کس نے کافر کہا ؟

یہ تمام تفصیلات

شہید اسلام امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر کی معرکۃ الآراء تصنیف

بریلویت (اردو)

میں ملاحظہ فرمائیں
آپ خود پڑھیں ـــــ اور ـــــ
دوسروں کو بھی پڑھائیں۔

ناشر : **ادارہ ترجمان السنۃ** ۷۵۔۴ شادمان کالونی۔ لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور